نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۳۰ - اگست سنہ ۱۹۱۲ء | نمبر ۳۵

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب .... ا؎
اُردو کی دوسری کتاب .... ۲؎
اُردو کی تیسری کتاب .... ۳؎
اُردو کی چوتھی کتاب .... ۴؎
رومن اُردو کی پہلی کتاب .... ۲؎
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳؎
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا ۶؎
فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ
حرفتی کارخانجات

شرح:- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵؎ اُردو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں فی کس ۳ یا زیادہ فی کس ۴؎ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول و کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا ۷۰؎ سے ۸۵؎ کرونول ۷؎ +

مزید دریافت حال کے لئے مینجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱؎۸
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ۲؎۸
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۳؎
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۳؎۸
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۲؎	۳؎	۵؎
چوتھائی کالم	۳؎	۵؎	۸؎
نصف کالم	۵؎	۸؎	۱۴؎
پورا کالم	۸؎	۱۴؎	۲۵؎
پورا صفحہ	۲۵؎	۴۵؎	۸۰؎

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ اور ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ - نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول مرتبہ تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیے پرتاثیر بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی مرتبہ تصنیف قاضی میر محمد کونجھی- فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہرایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس ترجمہ من تصنیف عبدالاحد ازکاترہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی- پادری نگیسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی- اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کیے جاتے ہیں- قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو- رابرٹسن صاحب- جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا- فارسی- اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی- قیمت ۴ر- اُردو ۸ر- اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری- ہرایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے- مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر- ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر- اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ہ کتاب کی قیمت صدہا گُنا قیمتی ہے +

ویدک شائستگی قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل- فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار- فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری- من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ- رومن اُردو عہ- فارسی اردو ۴ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے- ہرایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لیے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران- یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے- لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لیے سندی کتاب ہے- ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای- ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی- ایل- ایس بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشان

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۳۰ اگست ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

بلغاریہ کے زبردست اعتراضوں کے جواب میں باب عالی عثمانیہ نے وعدہ کیا ہے کہ واردات کا شانی کی سرگرم تحقیقات کرینگے۔ اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دینگے۔

اس پر بلغاریہ میں جوش بھڑک رہا ہے۔

اخبارات بلغاریہ کی لڑائی کیلئے شور مچاتے ہیں جنوب بلغاریہ میں جنگی جوش کے جلسے کر رہے ہیں۔

میکاڈو سے جاپان کے جنازہ پر تمام غیر طاقتیں اپنے خاص قائمقام ٹوکیو کو روانہ کرینگے۔

برٹش گورنمنٹ جو روپیہ بطور پیشگی ایران کو دے گی وہ اسلئے ہوگا کہ قوام الملک نائب گورنر شیراز اس روپیہ سے ایک مہم تیار کرکے صولت الدولہ کی طاقت توڑے کہ جس نے بوشہر و شیراز کی سڑک پر لوٹ مچا رکھی ہے۔ اور جس کے مقابلہ میں ایرانی فوجکو حال میں سخت نقصان سے شکست اٹھانی پڑی۔ آفرین برطانیہ اعظم۔

قسطنطنیہ کی خبر کہ حال کے عظیم زلزلہ سے تمام قصبہ میں ۱۲۰۰ آدمی نقصان ہوئے تازہ ترین تخمینہ ہے۔

جنوب غربی ولایت اڈیا نوپل میں ۱۵ ہزار آدمی بے خانماں ہیں۔ یہاں سب سے زیادہ زور تھا۔

ہسپتال قسطنطنیہ میں ایک ہزار زیادہ گیر زیر معالجہ ہیں بھونچال کیساتھ آتشزدگی بھی تھی۔

شہر اڈریانوپل میں ۲۰ مساجد اور دیگر سرکاری عمارتیں مسمار اور منہدم ہوئی ہیں۔

گالی پولی میں سوموار کو اور تین دفعہ بھونچال کے آئے ایک ہوٹل بھی آگ سے راکھ ہوگیا۔

سٹنجی سے ۱۲ کی خبر ہے کہ ترکوں اور مانٹی نگرو والوں میں سلسلہ جنگ پھر چل پڑا ہے۔

ترکوں نے کمک حاصل کی۔ روس اور برطانیہ اعظم کی اپنی مشورت بظاہر کارگر نہیں ہے۔

آسام کے چیف کمشنر نے دہلی دربار کی یادگاری میں طلباء کیلئے وظیفے مقرر کئے ہیں کہ جنہوں نے میٹرکیولیشن امتحان ۱۹۱۲ء میں پاس کیا ہے۔ اُن میں سے ۱۲ لڑکوں کو ۲۰ روپئے ماہوار چار برس تک ملیگا۔

لنڈن کی نئی کونسل نے منظور کیا ہے کہ لندن کے غریب لڑکوں کے سکولوں میں ایک بار روز کھانا دیا جاوے۔

اور اُس کے۔ ساڑھے چار لاکھ ٹکٹ چھاپے گئے ہیں جن میں ۱۵ ہزار روپیہ کے قریب صرف ہوا۔

روس اور جرمنی کے شاہنشاہوں نے جو حال میں سمندر پہ ملاقات کی تھی۔ اس ملاقات میں انہوں نے آپس میں انگریزی زبان میں گفتگو کی تھی۔ جرمنی کے شاہنشاہ کو انگریزی زبان سے خاص رغبت ہے۔

روس کے ڈاکخانوں میں ایسے ٹکٹ استعمال ہوتے ہیں جن پر بادشاہ کی تصویر نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کے خیال میں بادشاہ کی شکل پر ڈاکخانہ کی مہر سے بے عزتی ہوتی ہے لیکن امسال جو نئے ٹکٹ چھپینگے۔ ان میں بادشاہ کی تصویر ہوگی۔

چینی اور تبتی لوگوں میں لڑائی چل رہی ہے۔ اور چینی فوجیں تبت والوں کو روکے ہوئے ہیں۔ اور امید کرتی ہیں کہ سنرکان سے جلد ان کی مدد کے لئے فوجیں آئینگی۔

امیر کابل کو انگریزی کھیل وغیرہ پسند ہیں۔ چنانچہ ابھی انہوں نے حکم دیا ہے کہ انگلستان سے ایک فٹبال کھیلنے والا بلایا جاوے۔

آسٹریا میں ایک آگ بجھانے والے انجن پر عورتیں نوکر ہیں جو کہ وردی پہنکر کام کرتی ہیں۔

گورنمنٹ انگلستان نے جو جگہ جگہ بے تار برقی کے سٹیشن قائم کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اس میں جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ نے شامل ہونے کا وعدہ کیا ہے اور ارادہ کرتے ہیں کہ پریٹوریا میں اپنی طرف سے بارہ لاکھ روپے صرف کرکے ایک سٹیشن بنائیں جو کہ انگلستان کی گورنمنٹ کے استعمال میں رہیگی۔

اخبار کی بہار

سائنس کی نئی فتوحات کیا کیا کرشمے دکھلا رہی ہیں وہ سب بات سے واضح ہوگا کہ بجلی کے ذریعہ گایوں کے دودھ دوہنے کا نیا طریقہ دریافت ہوا ہے۔ چنانچہ یہ تجربہ اتھینس کی زراعتی نمائشگاہ میں دکھایا جائیگا۔ (ا۔ گ)

پنجاب کے جیلخانوں کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل سولہ ہزار قیدیوں میں ۳۴۶ استریاں ہیں ان میں کثیر تعداد کی چوری یا دھوکہ دہی کے الزام کی سزا دی گئی ہے ایک عورت کو اس واسطے سزا دی گئی تھی۔ کہ اس نے عدالت کی ہتک کی تھی۔ ایک کو گورنمنٹ ملازموں کے روکنے پر۔ ۱۷ کو نابالغ لڑکیوں کے فروخت کرنے کے لئے سزا دیگئی (ا۔ گ)

فرانس نے وعدہ کیا کہ ہر جگہ روسی نوایہ کو سہارا دیگا قرضہ چین علاقہ بلقان ایشیائی کوچک کی ریلوے وغیرہ میں فرانس مددگار ہوگا۔ روس نے بھی مدد کا وعدہ دیا۔

تقاضائے اتحاد ہے۔ جہاں کہیں فرانس کو ملٹری یا بحری مدد کی ضرورت ہوگی۔ روس بھی کچھ دریغ نہیں کرے گا۔

سرحد مانٹی نگرو کے فساد کے تصفیہ کے لئے ٹرکی نے تجویز کی کہ ایک مشترکہ کمیشن مقرر کی جائے۔

مانٹی نگرو نے بھی مان لیا ہے۔ روس نے اُس کو اشارہ دیا ہے کہ بگاڑ کی نوبت نہ آئے۔

قسطنطنیہ اور مضافات میں جمعہ کے روز بھونچال آیا اسکے دو جھٹکے دیر تک محسوس کئے گئے۔

اس پر تمام آبادی میں افراتفری تھی لیکن نقصانات کی بابت ہنوز کچھ خبر نہیں ہے۔

ملک پیرو میں یورپین پر سخت بیدردیوں کے الزامات کی تحقیقات برٹش و امریکن گورنمنٹیں کریگی۔

جرمنی میں لاتھرنجن کی کان کوئلہ کے پھٹنے سے ۱۰۳ آدمی ہلاک ہوئے۔ ۱۲ اسپیل کے نیچے تھے۔

گلاسگو کے تصویر خانہ میں ایک سفریجٹ عورت نے ایک قیمتی تصویر توڑ پھوڑ ڈالی ہے۔

عورت مذکور فرار ہوگئی۔ لیکن کلہاڑی وہیں چھوڑ دی تھی۔ زنانہ ووٹ کا جوش ہے۔

ترکی فوجوں نے عیسائی دیہات پر گولہ باری کی۔ تب عیسائیوں نے مانٹی نگرو کے نواح چند دیہات کو مسمار کر ڈالا بیرانی کے متصل دن رات لڑائی جاری ہے۔ طرفین کا نقصان بھاری ہے۔

ترکوں نے دھمکی دی کہ باغی ضلع کی تمام سرودین کرسچین آبادی تہ تیغ کر ڈالینگے۔ (افسوس)

سڑک جلال آباد پر ایک موہمند قافلہ لوٹا گیا۔ تمام پارچات لے گئے۔ گروہ خاص کے متصل۔

تیرول کا ایک سوار بھی قتل کیا گیا۔ اُسکا گھوڑا معہ رفل لے گئے۔ لٹیرونکی دلیری روبہ ترقی ہے۔

چھاؤنی درگسائی میں۔ پلٹن گورہ کا ایک سپاہی مسمی بریٹ لینڈ کمرہ بارک میں مقتول تھا۔

وہ اپنی چارپائی پر تھا۔ نشانہ بندوق صاف تھا۔ ایک رفیق شبہ میں گرفتار ہے۔ لیکن ثبوت مشکل ہے۔

اب خبر آئی ہے کہ کرنل آسٹر کی میم صاحبہ کو لڑکا پیدا ہوا۔ قدرتی وارث۔ تمام نیویارک بشاش۔

ساحل سپین کے طوفان میں ماہی گیر کشتیوں کا ایک بیڑا غرق ہوا ایک بھی زندہ نہیں بچا ہے۔

قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ حال کے زلزلے کا نقصان اس سے بہت زیادہ ہے جیسا کہ پہلے بتلایا گیا تھا۔

اس زلزلہ کی تباہی سے ۳ ہزار سے بھی زیادہ اشخاص ہلاک ہوگئے۔ کم از کم چھ ہزار زخمی تھے۔

بعض دیہات کے قریب جانا مشکل ہے۔ مردونکی لاشوں کی سڑاندہ ناقابل برداشت ہے۔

دیگر دیہات سوختہ کھنڈرات کا ڈھیر ہیں۔ دھکونکا سلسلہ جاری ہے۔ دل پاش پاش ہے۔

ترکی کے حال کے زلزلہ کے تباہ شدونکی قیصر جرمن نے دس ہزار مارک ارسال کئے ہیں۔

ترکی ضلع بیرانی کے عیسائی سرکش ہیں انہوں نے دو دیہات چھین لئے اور ایک قصبہ تاراج کیا ہے۔

نواح ڈارڈنلز میں بھونچال کا خاص مرکز تھا۔ نہر ہذا کے آبدوز تار برقی بھی رک گئے تھے۔

کئی ایک دیہات مسمار و نابود ہوگئے۔ مال کے علاوہ نقصان جان بھی بہت ہوا۔ غضب الٰہی تھا۔

سنیچر کے روز پھر قسطنطنیہ میں خفیف سے جھونکے محسوس ہوئے نصف درجن دیہات کی تباہی بتلائی گئی ہے

دو دیہات آتشزدگی سے راکھ ہوگئے۔ باشندے خوراک اور پانی کیلئے بھی محتاج ہو رہے ہیں۔

ایک دخانی جہاز اور ایک تارپیڈو بوٹ میں ذخیرہ خوراک و سامان ڈاکٹری روانہ کیا گیا ہے۔

ایڈریانوپل ریلوے کے مقام چارز میں ایک لیمپ کے اُلٹ جانے سے آگ لگی تین سو گھر جلکر راکھ ہوئے۔

ڈارڈنلز میں ۴۰ سیکنڈ تک بھونچال کا سخت زور تھا تفصیلات نہایت جگر خراش ہیں۔

آس پاس کی بستیاں شعلہ زن ہیں۔ ڈارڈنلز کے جنگی جہازونکو اطالین حملہ کا دھوکا تھا۔

خورہ کے ۸۰ باشندے ہلاک ۳۰۰ مجروح۔ مریوفیلو کے ۳۰ ہلاک اور ۶۰۰ باشندے مجروح ہیں۔

اول گاؤں تباہ دوسرا معہ اور بہتونکے راکھ ونزگاؤں بھونچال سے غرق ہوگئے۔

بقول اخبارات کہ قسطنطنیہ کے بھونچال سے ایک ہزار آدمی تلف ہوئے مجروح پانچ چھ ہزار ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

نجات اور ہلاکت کے طریقے۔

نمبر ۳

خدا نے اوّل شریعت یا احکام الٰہی بخشے تھے جنکی تعمیل ہر فرد بشر پر واجب اور لازم تھی جو موسےٰ کی معرفت دیئے گئے تھے۔ مگر انسان کی بگڑی اور برگشتہ طبیعت سے یہ کب ممکن تھا کہ اُس کی پاک اور مشکل شریعت پر اپنی گناہ مائل طبیعت سے پورا عامل ہوجاتا۔ اسلئے اسی رحیم وکریم خدا نے شریعت کے دینے سے یہ مقصد مد نظر رکھا۔ کہ بنی انسان کو گناہ کی پوری پہچان حاصل ہوجاوے اور وہ قایل ہوجاوے کہ خُدا کے احکام سب سچ اور برحق ہیں اور وہ ان کے پورا کرنے پر قاصر ہے اور اس ناامیدی میں خُدا نے اپنی رحمت سے اُمید پیدا کی اور نجات کا وہ طریقہ کہ جس کے وسیلے سے انسان نجات حاصل کرسکتا تھا ظاہر کردیا۔

دین عیسوی کا طریق نجات فضل پر مبنی ہے۔ بائبل میں ان دونوں طریقوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ پر یہ دونوں آپس میں متضاد اور مخالف نہیں ہیں یعنے ایک دوسرے کو رد نہیں کرتے بلکہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔ شریعت خُدا کے حکم کو برحق ثابت کرتی ہے اور فضل خدا کی رحمت اور مہربانی کو ظاہر کرتا ہے۔ دونوں کا پورا ہونا بائبل سے ظاہر ہوتا ہے جسکا ذکر آگے کرینگے۔

ہمارا زمانہ

نمبر ۱

ثانیاً۔ گناہ کا عروج۔ ہمارے زمانہ میں اگر کسی چیز کی زیادہ افراط ہے تو وہ گناہ ہے۔ جدھر دیکھو ہر ایک قسم کی بُرائی اور خرابی کا پیالہ لبریز ہورہا ہے ایسی ایسی گھنونی اور نفرتی باتیں روز بروز بڑھ رہی ہیں جنکا ذکر کرتے وقت دل دہک سے ہوجاتا ہے اور بے ساختہ یہ کلمات زبان سے نکلتے ہیں۔ "کہ کیا یہ آخری زمانہ ہے۔ اب دنیا کا خاتمہ ہونے والا ہے"؟ اپنے چہار طرف نظر اُٹھا کر دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گناہ کا بڑا زور ہورہا ہے۔ ہر قسم کے گناہ بڑے شوق سے لوگ کرتے ہیں اور نیکی اور رحم کے کام بہت کم ہوتے جاتے ہیں۔ اگر اس کا سبب دریافت کیا جاوے تو کچھ پتہ نہیں لگتا کہ خاص وجہ کیا ہے؟ پر یہ امر تو صاف روشن ہے کہ ہمارے زمانہ میں گناہ کی ازحد زیادتی ہورہی ہے۔ پہلے زمانوں میں لوگوں کے دلوں میں گناہ سے خوف معلوم ہوتا تھا لیکن نہ معلوم کیا وجہ ہے کہ اب لوگوں کے دلوں میں سے خوف الٰہی تو کافور ہوگیا ہے۔ اور بُرے کاموں کے کرنے کی دلیری اور ہمت بُری طرح سے بڑھ رہی ہے اور بیدریغ گناہ کرنے پر آمادہ ہورہے ہیں۔ افسوس کہ جس قدر علم کی روشنی بڑھ رہی ہے اسی قدر گناہ بڑے زور وشور سے ترقی کررہا ہے حتیٰ کہ مہذب ملکوں میں کہ جہاں علم وسائنس کا زیادہ چرچا ہے وہاں گناہ بھی بڑے ٹھاٹھوں پر چڑھ رہا ہے۔ اور تمام دنیا میں اس کی بادشاہت پھیلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ گویا شیطان کو اب ہمارے اس زمانے میں پوری طاقت حاصل کرنے اور اپنی برائیوں کے پھیلانے میں پوری دسترس ملی ہے۔ اور اسکی سلطنت کا عروج ہوا ہے۔ جدھر دیکھو نہایت عجیب قسم کے نرالے اور نادر قسم کے واقعات گناہ کے زیر اثر ہوکر لوگوں سے وقوع میں آتے ہیں۔ کہ جنکا خیال وخواب بھی نہ تھا۔ شراب خوری بڑھ رہی ہے۔ زنا کاری کی حد نہیں۔ جھوٹھ تو ہر ایک کی زبان سے بے تحاشہ نکل رہا ہے۔ اور جو ایسے کام زیادہ چالاکی اور ہوشیاری سے کرتے ہیں۔ وہ ہی اپنے آپ کو زیادہ مہذب ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ریا کاری اور مکاری کی کوئی حد نہیں رہی۔ غرضیکہ کہاں تک ان برائیوں کا ذکر کریں عیاں راچہ بیاں یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہورہا ہے کچھ پوشیدہ نہیں ہے۔ یہ تمام کارستانیاں اس زمانہ کی نیرنگیاں ہیں اور ان باتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بہت بُرا زمانہ ہے حتیٰ کہ ملہم اشخاص کی طرف سے اُس کو بُرے دن کا خطاب دیا گیا ہے۔

گناہوں کی بڑی لمبی چوڑی فہرست دیجا سکتی ہے۔ جنکا رواج آجکل بڑے زور وشور سے ہورہا ہے پر یہ روشن امر ہے کہ سب قسم کے نفرتی اور گھنونے کام آجکل کے زمانہ میں ہورہے ہیں اور اعلےٰ وادنیٰ عالم اور جاہل بلاتمیز کسی مذہب اور ملت کے شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہوکر قسم قسم کی بلاؤں میں مبتلا ہورہے ہیں۔ اور یہ دنیا جسکو خدا نے اپنے جلال کے لئے بنایا تھا۔ گناہ اور ہر قسم کی بُرائی سے بھری ہوئی نظر آتی ہے جسکی وجہ سے اب دنیا پر انواع واقسام کی بلائیں بھی خدا کی طرف سے وقت بوقت نازل ہوتی رہتی ہیں۔

نہایت افسوس کی خبر ولایت سے آئی ہے کہ جنرل بوتھ صاحب بانی سپاہی مکتی فوج اس دنیا سے رحلت فرما گئے اور اُن کا دفن بڑی عظمت اور شان کے ساتھ ہوا۔ جو جو خدمات اس خدا کے بندے نے ملکوں میں کیں ہیں۔ وہ پبلک پر پوشیدہ نہیں ہیں۔ آجکل اُنہوں نے کئی طرح کے نیک کاموں کی تحریک کی تھی۔ جن کی تصدیق سرکاری حکام نے بھی کی۔ اور اب نوجوان قیدیوں کی طرف اُن کی توجہ لگی تھی۔ اور سرکار نے بھی اُن کی درخواست کو منظور فرمایا۔ اب ان کے گزر جانے سے یہ کام برابر جاری رہیگا۔ اور ان کے بڑے لڑکے جنرل کے عہدے پر ممتاز ہوکر اس خدمت کو بدستور قایم رکھینگے۔ یہ جنرل بوتھ صاحب کی یادگار دیر تک قایم رہیگی۔ ہماری دعا ہے کہ خدا ان کے پس ماندگان کو صبر اور تسلی عنایت کرے۔

آجکل مخالفان مسیحی مذہب کی آنکھیں ٹوٹو مچ سیلج کی موجودہ تحقیقات کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اور مخالف اخبار ابھی سے کوئی نہ کوئی نتیجہ اس کے متعلق اخذ کرکے عیسائیوں کو للکار رہے ہیں۔ مگر شرم کی بات ہے کہ وہ بلا تحقیق

کے اس قدر بغلیں بجاتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ پہلے کوئی شخص نوٹووچ سیاح کی اس تحقیق کو ثابت تو کر دکھلائے کہ یہ سوانح عمری بالکل صحیح اور اس کا ماخذ مین درست ہے۔ مرزا جی نے تو کشمیر میں مسیح کی قبر کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ مگر منہہ کی کھائی۔ اس کے سوا اور کیا تھا اب مسٹر نوٹووچ صاحب کی تحقیق کا بھی وہی حشر ہے۔ جو مرزا جی کی کشمیر والی تربت کا۔ ہم مسیحیوں کو تو ایسی لغویات سے کچھ نقصان نہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ بائیبل مقدس سے بڑھکر مسیح کے بارے میں کوئی ایسی سوانح عمری نہیں ہو سکتی۔ جسکو ہم مان لینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ کیونکہ بنی اسرائیل سے بڑھکر مسیح کا مخالف کون تھا۔ جب انہوں نے اس قسم کا اشارہ (جیسا نوٹووچ ظاہر کرتا ہے) تک نہیں کیا تو موجودہ نوٹووچ کی تحقیق کیا وقعت رکھتی ہے۔

ہم مخالفان مسیحی مذہب کو زور سے چیلنج دیتے ہیں کہ وہ نوٹووچ کی تحقیق کے متعلق ان صحیح ماخذات کو ہمارے آگے پیش کریں۔ جن سے مسیح کا تبت میں آنا اور برہمنوں اور بدھ سے تعلیم حاصل کرنا بلا امر شکیہ کے ثابت ہو تب تو ہم مان لینے کیلئے تیار ہیں۔ ورنہ ایسی پوچ تحقیقات اور تحریرات کے برخلاف ہم اپنی قلم کو اٹھانا بھی کسر شان سمجھتے ہیں ہمارے لئے اتنا کہنا کافی تسلی کا باعث نہیں ہے کہ فلانے ملک میں فلانے شہر کے فلانے کتب خانہ میں ایک قدیم نسخہ مسیح کی سوانح عمری کا ملا ہے جس میں یہ اور وہ لکھا ہوا ہے۔ ان باتوں سے بچے تو بے شک بہلجاتے ہیں۔ لیکن تجربہ کار لوگوں کے سامنے یہ مرزا جی کے خبط کشمیر سے بڑھکر نہیں ہے۔

اُمید ہے کہ ہمارے مخالف صحیح دماغ سے اس کے متعلق غور فرماوینگے۔

آریہ گزٹ مطبوعہ ۴ جولائی ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں ایک نوٹ بہ عنوان کرسچین کالج میں اسلام اور ہندو دھرم کی تعلیم شائع ہوا ہے۔ جس میں درج ہے کہ مسٹر فریزر کہتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنے کالج میں مختلف دھرموں کے واسطے علیحدہ علیحدہ مذہبی تعلیم دینے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ عیسایوں کو اُن کے اپنے عقیدے کے مطابق تعلیم دیجاتی ہے۔ بودہوں کو ان کے اپنے عقیدے پر۔ اور اسی طرح ہندوؤں اور مسلمانوں کو بھی۔ مسٹر فریزر کے خیال میں اس کا ایک مفید نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ دوسرے دھرموں کے واسطے عزت محسوس کریں گے۔ مسٹر فریزر کا خیال کالج کا تمام دھرموں کے واسطے مذہبی تعلیم کا علیحدہ علیحدہ انتظام کرنے کا خیال اپنی قسم کا پہلا خیال ہے اور درحقیقت قابل تعریف ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ کیا بھولے بھالے ہندوستانیوں کو عیسائیت کے جال میں پھنسانے کا کوئی نیا طریقہ تو نہیں؟"

ہم بھی اس نئے خیال کو سنکر بہت محظوظ ہوئے تھے مگر اڈیٹر آریہ گزٹ کی بے چینی نے ہمیں جلد تر اس نتیجہ تک پہونچا دیا۔ جو شاید برسوں میں حاصل ہوتا۔ ہم اڈیٹر آریہ گزٹ کو کہے دیتے ہیں کہ بے شک یہ طریقہ تباہی ہے۔ ہم اس خیال میں اُن سے متفق ہیں۔ کیونکہ جب کرسچین کالج میں طالب علموں کو اُن کے مذاہب کی خاطر خواہ تعلیم دیجاویگی تو وہ ضرور اپنے گھر کی تاریکیوں سے آگاہ ہو کر ان کو چھوڑنے پر آمادہ ہو جائینگے۔ اور بہت جلد مسیحی مذہب کو قبول کرینگے۔ مسٹر فریزر کا یہ خیال منادی کے کام سے بھی زیادہ وقعت رکھتا ہے۔ اڈیٹر آریہ گزٹ کو چاہئے کہ وہ اس خیال کی زور سے تردید کرے کیونکہ اُن کا یہ اندیشہ حق بجانب ہے۔ ہم تو دل سے چاہتے ہیں کہ ہر ایک شخص اپنے اپنے مذہب سے پوری واقفیت کو حاصل کرکے سچائی جیساکہ بائیبل مقدس میں مرقوم ہے کہ پہلے سب باتوں کو آزماؤ اور بہتر کو اختیار کرو۔ ہم زور سے کہتے ہیں کہ دین عیسوی ہی ایک ایسا بے تعصب مذہب ہے جو سچائی کا خواہاں ہو کر اپنی صداقت کو دکھلا سکے۔ تو اس خیال کو بھی جائز ٹھہرا سکتا ہے کہ تمام دیگر مذاہب کی تعلیمات پورے طور سے حاصل کیجائے اڈیٹر آریہ گزٹ مہربانی سے ہمیں بتلائیں کہ کیا وہ اپنے ڈی۔ اے۔ وی کالج میں بھی اس خیال کی تحریک بذریعہ اپنے اخبار کے کرینگے۔ کہ اس کالج میں بھی اسلام اور مسیحی مذہب کی تعلیم بلاتعصب دیجاوے یا اندیشوں ہی میں غرق رہینگے۔

افسوس ہے کہ مخالفان مسیحی مذہب کو مسیحیوں کی سیدھی سادی بات بھی پیچیدہ معلوم ہوا کرتی ہے۔

ریویو

تاج الکتاب — اس نام کی مسٹر اے فورمین کرسچن سکول لکھنؤ نے پھر ایک کتاب شائع کی ہے جسکا نام مرتب صاحب نے نام پر تاج الکتاب رکھا ہے۔ لائق مصنف کی وسیع معلومات اور سعی بلیغ اس قابل ہے کہ اہل ہند دل سے اُن کی قدردانی کریں۔ کتاب ہذا میں علاوہ دلچسپ مضامین اور اعلیٰ اخلاقی نمونوں کے ہمارے سابق شہنشاہ اور ملکہ کی تاجپوشی اور سیر و سیاحت کا دلکش تذکرہ درج ہے۔ بعض بعض جگہ اعلےٰ نثر اور خاندانی خاتونوں کی تصاویر بمعہ مختصر حالات مندرج ہیں۔ یہ کتاب کیا ہے گویا بہی خواہان مشاہیر عالم کی زندگیوں اور اُن کے اعلیٰ نمونوں کا ایک حقیقی مرقع ہے۔ یہ کتاب نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ایک ازحد مفید ہے۔ ہم ہر ایک خاندان سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اس نادر معلومات کی کتاب کو خرید کر لائق مصنف کی حوصلہ افزائی کریں۔ خاصکر وہ لوگ جو کہ مخرب اخلاق ناولوں سے پرہیز کرتے ہیں وہ اسکو پڑھکر نہایت محظوظ ہونگے۔ نہ صرف اسلئے کہ اس میں شاہی خاندان کے حالات درج ہیں بلکہ اس لئے بھی کہ طرز عبارت نہایت شستہ مضامین اخلاقی۔ نتایج مفید اور ہر پہلو میں قابل غور ہیں ہر مذہب وملت کے لوگوں کے لئے یہ کتاب یکساں مفید ہے۔ یہ کتاب پتہ ذیل سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

مسٹر اے۔ فورمین کرسچن سکول۔
صدر بازار لکھنؤ۔

اقتباس

دنیا میں گناہ کے آنے کا سوال بہت بھاری ہے اور اس کے نتیجے تو صاف ظاہر ہیں۔ مگر اُس کی حقیقت سے پورے طور سے واقف ہونا مشکل ہے۔ مگر یہ بات تو ہمارے افعال اور اعمال سے صاف ظاہر ہے کہ گناہ نے ہماری طبیعت اور مزاج پر غلبہ حاصل کر لیا ہوا ہے۔ اس کا علاج ضروری ہے۔ فرض کرو کہ ایک جگہ میں آگ لگی ہوئی ہو تو اُس وقت صرف اس سوال پر بحث اُٹھانی کہ کیونکر آگ لگی فضول ہو پر وقت کی قدر کر کے جلد اُس کے بجھانے کی کوشش کرنا عقلمندی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مسافر نے ایک چوڑے رستے پر ایک آدمی کو ایک کوئے میں گرے دیکھکر کہا کہ تعجب ہے کہ ایسے فراخ رستے میں ہو کر یہ شخص اس کوئے میں کس طرح سے گر پڑا۔ دوسرے شخص نے کہا کہ ایسے سوال کا یہ وقت نہیں ہے۔ پر اس کو جلد نکالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سچ ہے مصیبت کا علاج وقت پر کرنے کی کوشش زیادہ مفید ہے۔ بہ نسبت بحث اور تضیع اوقات اور مشکل مسایل پر حجتوں کو اُٹھانے سے۔ (ٹی۔ ایڈمس)

آہ اپنی زندگیوں کے آرام کے لئے دُعا نہ کرو۔ مگر دُعا کرو کہ تم زبردست زندگی بسر کرنیوالے ہو جاؤ۔ یہ دُعا نہ کرو کہ تم کو تمہاری طاقت کے موافق قوت حاصل ہو پر یہ دعا کرو کہ تم کو تمہارے کام کے مطابق طاقت اور قوت بخشی جاوے تب تمہارے اس کام کی انجام دہی بطور معجزہ کے ہوگی۔ بلکہ تم خود ایک معجزہ ہو جاؤ گے۔ ہر روز تم اپنے کام کی کامیابی پر تعجب کرو گے۔ کیونکہ تمہاری زندگی بحال ہو جاویگی۔ جو تم کو صرف خدا کے فضل سے عنایت ہوگی۔

فلپ بروکس۔

مفید کہانی

ایک یہودی لڑکے کا مسیحی ہونا

کوئی پچاس برس ہوئے آرچ ڈیوک جوزف اپنے بھتیجے شہنشاہ آسٹریا کی طرف سے نائب السلطنت مقرر تھا وہ اپنی بیوی آرچ ڈچس ماریا ڈوراتھیا سمیت پستھ میں مُقیم تھا۔ شہزادی زمانے کے ہاتھوں سے بہت صدمے اُٹھا چکی تھی اور اپنے دل کو تسلی دینے کے لئے اکثر پاک نوشتوں کو پڑھا کرتی تھی۔ چنانچہ انہی کتابوں سے اُس نے مسیح پر ایمان لانا اور اُس سے محبت کرنی سیکھی اسلئے وہ دل سے چاہتی تھی کہ کوئی پستھ میں آئے اور انجیل کی منادی کرے لیکن گورنمنٹ سے بڑا تعلق رکھنے کیوجہ سے شہزادی موصوف دعا مانگنے کے سوا اور کچھ نہ کر سکتی تھی۔ اُس کے خلوت خانے کی کھڑکی سے پستھ کا بڑا شہر نظر آتا تھا۔ اُس کا دستور تھا کہ ہر روز اس کھڑکی میں گھٹنے ٹیک کر یہ دُعا بڑی منت سے مانگا کرتی تھی "اے خدا کوئی انجیل کی منادی کرنیوالا پستھ میں بھیج"۔

باقی آئندہ

ٹرکی کے حال کے زلزلے سے ۲۹۱ انسانی جانیں ہلاک ۳۶۸۱ عمارتیں منہدم اور مسمار۔

سینٹ پیٹرز برگ میں فرنچ وزیر اعظم کی گفتگو سے اکثر امور فیصل کئے گئے اتفاق نتیجہ نکلا۔

ٹریپولی اور کوہستان بلقان کا بھی سمجھوتہ ٹھہرایا ہے مشرق اور مغرب دونوں جانب خیال رہیگا۔

مراسلات

مصلوب زندگی

گزشتہ سے پیوستہ

اس حقیقت کے محسوس کرنے سے مناد کا کلام ایک مردہ مسئلہ (Dead Dogma) نہیں رہیگا۔ بلکہ زندہ پیغام بنجائیگا۔ مناد آدھے دل سے کلام نہیں سنائیگا۔ بلکہ پورے دل اور پورے اعتقاد سے منادی کرے گا۔ کیونکہ وہ جو کچھ سنائیگا اپنے تجربہ سے سنائیگا۔ وہ اِدھر اُدھر کی باتیں نہیں کریگا۔ بلکہ مسیح مصلوب کی منادی کریگا کیونکہ صلیب کا پیغام نجات پانے والوں کے نزدیک خدا کی قدرت ہے۔ پہلا قرنتی ۱: ۱۸۔

پولوس نے پہلے اپنی زندگی میں مسیح کی موت کی حقیقت کو محسوس کیا۔ تب ہی تو وہ یقینی طور پر اسے اوروں کے سامنے پیش کرتا رہا۔ پولوس نے سوچا کہ مسیح نے کیوں اپنے آپ کو میرے لئے موت کے حوالے کر دیا؟ اسلئے کہ اُس نے مجھ سے محبت رکھی۔ پولوس اُس کی موت کی حقیقت پر غور کرتے کرتے اُس کی محبت کی حقیقت کو پہونچ گیا۔ وہ اس محبت کا بارہا ذکر کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہمارے خاطر مؤا رومیوں ۵: ۸ وہ لکھتا ہے کہ مسیح کی محبت ہم کو مجبور کر دیتی ہے۔ اسلئے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب ایک سب کے واسطے مؤا تو سب مر گئے۔ اور وہ اس لئے سب کے واسطے مؤا کہ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لئے نہ جئیں۔ بلکہ اس کے لئے جو اُن کے واسطے مؤا اور پھر جی اُٹھا۔ ان دو آیتوں سے

خاص تین باتیں ظاہر ہوتی ہیں:-

(۱) مسیح کی محبت جو مجبور کرتی ہے۔

(۲) اس محبت سے مسیح اور ایمانداروں میں ایسی باطنی یگانگت پیدا ہوتی ہے۔ کہ مسیح کی موت میں سب مرجاتے ہیں۔

(۳) اس موت کے بعد ایمانداروں میں ایک زندگی پائی جاتی ہے جو مسیح کے لئے مخصوص ہے۔ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لئے نہ جئیں۔ بلکہ اُس کے لئے جو اُنکے واسطے مؤا اور پھر جی اُٹھا۔

یہی مصلوب زندگی کا بھید ہے۔ مسیح کی محبت کو محسوس کرنے سے ایماندار مسیح میں مرجاتا ہے۔ اور جو زندگی وہ بسر کرتا ہے سو مسیح کے واسطے بسر کرتا ہے۔ دو لفظوں میں مسیح کے ساتھ مرنا اور جینا مصلوب زندگی کا بھید ہے۔

پولوس رسول رومیوں کے چھٹے باب میں اس بھید کو کھولدیتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم جتنوں نے مسیح یسوع میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا۔ اُس کی موت میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا؟ پس موت میں شامل ہونے کے بپتسمہ کے وسیلے سے ہم اُس کے ساتھ دفن ہوئے۔ تاکہ جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلے سے مُردوں میں سے جلایا گیا۔ اسی طرح ہم بھی نئی زندگی کی راہ چلیں۔ کیونکہ جب ہم اُس کی موت کی مشابہت سے اس کے ساتھ پیوستہ ہوگئے تو بیشک اُس کے جی اُٹھنے کی مشابہت سے بھی اس کے ساتھ پیوستہ ہونگے رومیوں ۶: ۳-۵ اس دلیل سے ذیل کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں:-

(۱) موت میں شامل ہونے کا بپتسمہ لینا اور اُس کے وسیلے سے اُس کے ساتھ دفن ہونا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم نے بپتسمہ لیا تو اس وقت ہم نے مسیح کی موت کی حقیقت کو اپنے لئے ایسا سمجھا کہ ہم بھی اُس کی موت میں شامل ہوگئے جیسے صلیب پر وہ لٹکا ہوا ہے۔ ایمان سے ہم بھی اسی صلیب پر چڑھ گئے اور مصلوب مسیح پر اپنے کو پسار دیا۔ یہاں تک کہ جیسا وہ دفنایا گیا اُسی طرح ہم بھی دفنائے گئے ہیں۔

باقی دارد۔

خود انکاری

خود انکاری کہنے کو تو خودی کا وصف عکسی ہے۔ لیکن اس کی تعریف تام ایک دو لفظوں میں کرنا آسان نہیں ہے۔ یہ خوبی مزرعۂ دل کا کوئی خود رو پھول یا پودہ نہیں ہے۔ بلکہ سراسر مثل دیگر اوصاف حسنہ کے ایک روحانی اور آسمانی جوہر ہے۔

جہاں خودی نے قوموں ملکوں شہروں۔ دیہاتوں گھرانوں پر تباہی اور بربادی کی بجلیاں گرائیں وہاں یہی خود انکاری تھی جس نے دوبارہ اُن پر شادی و آبادی کی روح افزا بارشیں برسائیں۔ خود انکاری کیا ہے؟ اس کے لئے خدا کا کلام کیا کہتا ہے؟

(۱) **شخصی منفعت کا انکار کرنا**۔ زاہد کا زہد متقی کا اتقا۔ پارسا کی پارسائی۔ رحیم کا رحم۔ رند کی رندی۔ ظالم کا ظلم غاصب کا غصب کسی کو تو خودی اور شخصی منفعت کے لوث سے معرا نہیں پاؤگے۔ انسانی زندگی اور اُس کے جمیع مشاغل کثر اسی خودی اور شخصی منفعت کی کیل پر گھومتے ہیں۔ لیکن فرد زمانہ المسیح جس نے خود انکاری کا عملی سبق اُس کے ہر پہلو میں اپنی زندگی سے دیا کہتا ہے "اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہولے" متی ۱۶: ۲۴ وہ آپ صلیب بردار اپنے شاگردوں کو صلیب اُٹھانے کا حکم دیتا ہے۔ صلیب اُٹھانا ہر انکار کو مشتمل ہے۔

(۲) **نقصان قبول کرنا**۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی کسی اعلےٰ شخصی منفعت کی خاطر ادنےٰ کا انکار کریں۔ اختصاص شہرت۔ نام۔ عزت ایسی دیویاں ہیں جن کی طلب اور خواہش کے مذبح پر بہت سے ظاہری نقصوں کے ذبیحے اور ہدیے چڑھا دیئے جاتے ہیں کیا اس کو نقصان پسندی اور زیان کی قبولیت کہتے ہیں؟ یہ تو سوداگری ہے۔ ایک کا دینا دوسرے کا بدلہ میں لینا۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔

یہی خود انکاری نہ صرف اپنے فائدہ کا انکار کرتی بلکہ کمال عجز اور حلم کے ساتھ اپنے ضرر کو بھی قبول کرتی ہے۔ چنانچہ پولس رسول فرماتا ہے۔ ظلم اُٹھانا کیوں نہیں بہتر جانتے۔ اپنا نقصان کیوں نہیں قبول کرتے۔ ۱ قرنتی ۶: ۷ (مہربانی سے اس باب کی پہلی گیارہ آیتیں ملاحظہ فرمائیں)

(۳) **خود انکاری زندگی ہے اور یہی اس کا اعلیٰ معراج ہے**۔ خود انکاری کوئی قیاس نہیں۔ خیال نہیں یہ زندگی کو اعلیٰ بناتی اور اُس کی غایت کا تکملہ کرتی ہے۔ اگر چشم بصیرت سے مقابل ہو تو اس فطرت کی بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی چیز اوروں کے لئے جینے کا سبق دیتی دکھائی دیگی خواہ اجرام فلکی سورج۔ چاند ستارے ہوں۔ خواہ اجسام خاکی۔ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات ہوں سب کے سب اپنے لئے نہیں ہیں۔ پیدا اور روکئے گئے ہیں عالم مشہود میں حضرت انسان ہی کوئی ایسی ہستی ہے۔ جو سب سے فائدہ اُٹھاتا اور ڈکار تک نہیں لیتا تم کس لئے جیتے ہو؟ کیا خالق کی غرض تمہاری پیدائش اور پرورش سے یہ ہے کہ تم اس کی پیدا کردہ تمام اشیاء سے اپنی خواہشات نفسانیہ وشہوانیہ کی پیاس اور جلن بجھاؤ اور اُن سے متلذذ اور محظوظ ہو؟ کیا یہ ہے تمہاری حیات کی علّت غائی؟ نہ میرے پیارے تو جو اس فطرت کی سب سے ممتاز اور مشرف ٹھہرا ہے۔ نہ اپنے لئے ہے اور نہ ان چیزوں کے لئے۔ تو اُس کے لئے ہے۔ جو سب کے واسطے مؤا تاکہ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لئے نہ جئیں۔ بلکہ اُس کے لئے جو سب کے واسطے مؤا اور پھر جی اُٹھا" ۲ قرنتی ۵: ۱۵ تو مسیح کے لئے ہے اور اپنے ابنائے جنس کے لئے۔ کاش تیرا ماجی تیری زندگی بنجائے اور آگے کو تو زندہ نہ رہے بلکہ وہی تجھ میں زندہ ہو۔ گلتی ۲: ۲۰ تیری ساری زندگی اس میں مرکوز ہے جینا تیرے لئے مسیح ہو تاکہ موت ابدی اور دائمی نفع ٹھہرے فلپی ۱: ۲۱

عزیز ناظر شاید تو ایسی زندگی کا طالب اور آرزومند ہو جو خودی سے خالی اور خدائی سے بھری ہو۔ اگر نہیں تو



ہیں کیا تیرا خالق بھی تیری حالت پر افسوس کرتا ہے۔ اسی کی خواہش کر اور جس طرح کوئی بیش بہا موتی کی تلاش کرتا اسی کو ڈھونڈھ۔ یاد رکھ۔ تیری بے پناہ محنت اور سخت گشت بغیر خداوند مسیح کے اس کی تحصیل میں عاجز ہے۔ مسیح ہی ہیں تو اس کی تحصیل میں عاجز ہے مسیح ہی میں تو اس کی ساری دولت سے متمتع اور بہرہ اندوز ہو سکتا ہے۔

غور طلب۔ کیونکہ ہم میں سے نہ کوئی اپنے لئے جیتا ہے نہ کوئی اپنے واسطے مرتا ہے۔ اگر ہم جیتے ہیں تو خداوند کے واسطے جیتے ہیں۔ اور اگر مرتے ہیں تو خداوند کے واسطے مرتے ہیں پس ہم جئیں یا مریں خداوند ہی کے ہیں۔" رومی ۱۴: ۷و۸

الراقم:۔ یوحنا خاں از الموڑہ

رومی منطق کا جواب

بدلائل قاطع

مکالمہ

رومی:۔ کیوں صاحب پروٹسٹنٹ ہونے سے پیشتر آپ کیا تھے اور کہاں تھے؟

مجیب:۔ میں جواب کے لئے پورے طور پر تیار ہوں اول صرف آپ اتنا ہی بتا دیجئے کہ آج صبح کے وقت آپ نے اپنا منہ دھویا تھا یا کہ نہیں؟

رومی:۔ بے شک میں نے منہ تو دھویا تھا۔ مگر میرے منہ کے دھلانے سے آپ کے جواب کو کیا تعلق؟

مجیب:۔ صاحب من یہی تو جواب ہے کہ آپ کے منہ کی طرح ہم اول ہی موجود تھے۔ صرف آپ کے منہ دھونے کی طرح پرانی میل کو ہمارے بزرگوں نے دھو ڈالا اور صرف دھو ڈالنے کے باعث نئے نام سے کہلانے نہ کہ نئے نام کے وقت وجود میں آئے۔ مہربانی کر کے ذرہ سی غور فرماویں۔

رومی:۔ خیر مانا ایسا ہی سہی۔ پس کیا باعث ہو کہ آپ لوگ زیادہ جھوٹھ بولتے ہیں؟

مجیب:۔ آپ کے بیان کردہ جھوٹھ کا ثبوت کیا ہے۔

رومی:۔ آپ کا ایک بھائی بڑا ہی جھوٹا تھا کہ جس سے میں بخوبی واقف ہوں

مجیب۔ ہوگا۔ مگر ایک کے نقص سے آپ کل تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ حالانکہ ایسا آپ میں بھی ضرور ہوگا۔

رومی:۔ ہاں سچ ہے مگر جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں اگر وہ ہم میں ہوتا تو اس کو خود معلوم ہو جاتا تاکہ پھر ایسا نہ کر سکتا۔

مجیب:۔ اب مہربانی کر کے میرے بھائی کے اس جھوٹھ کا بیان کریں تاکہ اسکی اصلاح کی کوشش کی جاوے۔

رومی:۔ بابا اصلاح کا وقت تو آپ کو پڑ چکا ہے۔ مگر یہ وہ ۔۔۔۔ نہیں کہ جسکو رشتی اتار دے۔

مجیب۔ خیر خواہ کچھ ہی ہو۔ اس کا بیان ضرور کر دیویں۔

رومی:۔ آپ کے بھائی شریف کا نام لیکر میں آپکو زیادہ شرمندہ نہیں کرنا چاہتا۔ مگر اُس کا صرف کرتوت ہی بیان کر دیتا ہوں۔

مجیب:۔ زہے عز و شرف۔ وہ کیسے؟

رومی:۔ ایک دن وہ بھلا مانس ہمارے فادر کے پاس آیا اور عرض کی کہ میری بلی کے بچے آپ ضرور خرید لیویں ہاں ضرور خرید لیویں۔ کیونکہ وے بچے رومن کتھولک ہیں۔ اور کچھ عرصہ کے بعد ایک پروٹسٹنٹ پادری کے پاس جا کر کہا کہ یہ بچے آپ ضرور ہی خرید لیویں کیونکہ یہ بچے پروٹسٹنٹ ہیں۔ پس آپ ہی بتلائے کہ اجتماع ضدین کیسے ممکن ہے؟

مجیب:۔ جزاک اللہ۔ اچھی سنائی۔ یہی تو دلیل حق ہے نہ کہ کذب۔

رومی:۔ واہ یہ کیسے؟

مجیب:۔ جس وقت فادر صاحب کی خدمت میں کہا گیا تھا کہ بلی کے بچے پکے رومن کتھولک ہیں۔ اس وقت ان بے چاروں کی آنکھیں بالکل بند تھیں۔ اور جس دن دوسرے پادری صاحب سے عرض کی کہ بچگان (مذکور) پروٹسٹنٹ ہیں۔ اُس دن اُن کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ پس رومی و پروٹسٹنٹ کلیسیا کی حالت کا یہی تو ایک سچا فوٹو ہے۔

(باقی پھر کبھی)

الراقم:۔ بندہ مبارز از لاہور۔

سنجیدہ فقرات بشپ ہال صاحب

خدا کے نزدیک کوئی آدمی آزاد نہیں سوائے اسکے بندہ کے اگرچہ وہ نا خدا کا غلام بھی ہو۔ اور کوئی غلام نہیں مگر گنہگار۔ چاہے وہ محل میں رہتا ہو۔ کوئی شریف نہیں مگر راستکار چاہے وہ نہایت ذلیل خاندان سے ہو۔ کوئی دولتمند نہیں سوائے اُس کے جو کہ خداوند میں ہے۔ اگر وہ کیسا ہی محتاج کیوں نہ ہو کوئی دانشمند نہیں مگر وہی جو اپنے کو نادان سمجھتا ہو۔ اور دنیا کے نزدیک بے وقوف ہو۔ کوئی شادمان نہیں۔ سوائے اُس کے جس پر دنیا کے لوگ طعنہ کے ساتھ افسوس کرتے ہوں۔

کاش کہ ہم خدا کی نظروں میں آزاد۔ شریف۔ دولتمند دانا اور شادمان ٹھہریں۔

بقول بشپ ہال صاحب

ایک نادان دانشمندی ہوتی ہے۔ اُس ہی طرح ایک نادانی کی دانشمندی ہو۔ جیسے خدا کی خدائی میں دخل اندازی نہ ہو اور نہ تحقیقات کرنے کی آرزو ہو۔ ان باتوں کی جنہیں خدا نے مخفی رکھا ہے۔ میں آرزو رکھتا ہوں جاننے کی اُن باتوں کی جو میرے لئے ضروری ہیں اور اُن باتوں کی جنہیں جاننا میرے لئے ممکن ہے۔ میں خدا کے ہاتھ میں اُس کے رازوں کو رہنے دینا پسند کرتا ہوں یہ میرے لئے چین و اطمینان کا باعث ہے کہ خدا مجھ کو

دربار میں جگہ دیتا ہے - اور مجھ کو یہ خواہش نہیں کہ میں اُنکے منشیرکاروں میں شمار ہوں۔

راقم ایم - ایل - رائے۔

سب حادثوں سے بڑا حادثہ

آجکل دنیا کے حوادث کا شمار احاطۂ امکان سے گزرا ہوا ہے - وبائے پلیگ کی مری اور قحط سالیوں کی آفت لڑائیوں کی کشت وخون اور زلزلوں سے آبادیوں کی تباہی ان سب کی کیفیت کون تمام وکمال بیان کرسکتا ہے اور ان کے اثر اور ویرانی کے حالات وہی سمجھ سکتے ہیں جانتے جہاں کہ یہ واقعات وقوع میں آئے یا اب واقع ہورہے ہیں - ہر ایک فرد بشر ہزاروں حادثے اور لاکھوں انسانوں کی موتیں اور اخبارات میں طرح طرح کے مصائب کا بیان سنتا تو ہے - اور کسی قدر عالم حیرت میں آکر کہتا بھی ہے کہ ہائے یہ کیسا عجیب حادثہ یا موتیں وقوع میں آئی ہونگی کہ ٹائیٹانک جیسا جہاز معہ صدہا قیمتی جانوں کے ایک لحظہ میں غرق ہوگیا۔ یا فلاں لڑائی میں سینکڑوں جانیں ایک ہی دن میں تلف ہوئیں۔ لیکن اگر کسی کے خود اپنے عزیزوں میں سے ایک شخص مرجائے - تو بمقابلہ ان اخبارات کے جو وہ سن چکا ہے - یہ صدمہ اُس کو اور ہی کیفیت دکھاتا ہے - ہاں کسیقدر وہ حادثہ بھی جو اس کی آنکھوں کے سامنے ہوگزرا ہو دیکھنے والے کے دل پر اثر کرتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کی جان کنی اور موت کا مشاہدہ کرتا ہے - یا کوئی جنازہ اُس کے پاس سے گزرتا ہے تو دل کے خیال کچھ عرصہ کے لئے تبدیل ہوجاتے ہیں اور پوجا پاٹ یا نماز وروزہ کی سوجھتی ہے - اور یہ مقولہ اکثر کہا جاتا ہے کہ ہم نے بھی مرنا ہے - اور موت سچ وبرحق ہے - کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت چنانچہ بہت لوگوں نے زمانہ بزمانہ اپنی شاعرانہ جولانیوں سے ملک بہ ملک کی زبان میں اس موت کے رونے روئے - اور اس جدائی پر طرح طرح کے نظم ونثر بنائے جس کے مقابلہ میں ہماری کہانی کی کچھ وقعت ہی نہیں ہے - مگر کیا ہوا اوّل تو کسی نے ایسی نظم ونثر کے سننے سے سوا اس کے کہ نظم ونثر بنانے والے کی کچھ تعریف کردیں کہ واہ وا کیا خوب کہا ہے - کوئی نتیجہ ہی نہ نکالا اور بجز اس کے کہ ایسی نظم ونثر کو گداگر لوگ سناتے پھرتے رہے اور سننے والوں نے آہ سرد بھر کر ایسے فقیروں کو کچھ خیرات دیدی کچھ فائدہ نہ ہوا - البتہ بعض نے خیال کیا کہ موت کا رونا روئیں۔ تو بھی مرنا ہے اور جو ہنسی کھیل سے زندگی بسر کریں تو بھی موت سے چھٹکارا نہیں جس آؤ ہر طرح کے کھانے پینے اور اور دنیاوی لذتوں سے حظ اُٹھاویں - کیونکہ کل کو مرنا ہے اور بعض نے عقل دوڑایا کہ ایسی غفلت سے عاقبت میں بربادی ہے - بہتر یہ ہے کہ عاقبت اندیشی سے چلیں یعنی موت پر غور کرتے کرتے کوئی تو برائی کی طرف پلٹ گیا اور کوئی اپنے دین دھرم کی رسوم کا پابند ہونے لگا - اور تیسرے نے موت کو بجز ناپیدا کنار سمجھ کر اس وحشت ناک خیال سے ہاتھ اُٹھایا اور کہا کہ فلاں شاعر کا کہنا ٹھیک ہے - کہ "احمق بار بار مرا کرتا ہے" - اور بے وقوف پیشتر از مرگ واویلا کرتا ہے۔

لیکن فی زمانہ اور ہی طرح کی حالت تمام دنیا پر طاری ہوگئی ہے - کہ جب کوئی نیا حادثہ یا انسانی جانوں کی تباہی سنی جاتی ہے - تو در اصل نہ کوئی سخت رنج پہونچتا ہے۔ اور نہ انسانی ہمدردی کا سچا صدمہ دل پر گزرتا ہے۔ دنیاداری کی باتیں اور تعزیت کے پیغام پہونچانا امر دیگر ہے - اس کی وجہ یہ ہے - کہ انسانی محبت ٹھنڈی ہوگئی ہے اور متواتر حوادث کے بار بار سننے سے دل کسی قدر سخت ہوگئے ہیں - اور اب ایسے دلوں کے آگے محبت کا رونا بھی عبث ہے - اور غنیمت شاید یہی کوئی ہوگا جو صدمہ پلیگ یا موت کے کسی حادثہ کے باعث اپنے عزیزوں کی موت اور ماتم سے بچکر سینہ صاف اور دل بے داغ رہا ہوگا ورنہ ہزارہا لوگ ہیں کہ اگر ان کی کہانی سنو تو کلیجہ منہ کو آتا ہے - ایسوں کے آگے کون سے موثر الفاظ سے موت کے ڈنگ کے درد کا بیان کروگے - وہ تو موت کو خود ڈھونڈتے پھرتے ہیں اور اُن کو ملتی نہیں۔

پھر وہ سب سے بڑا حادثہ اور عظیم صدمہ الٰہی موت سے بڑھکر اور کونسا ہوگا کہ کسی کی سمجھ کی رسائی وہاں تک نہیں پہونچ سکتی - کیا وہ خود موت نہیں ہے ؟ اس کا جواب یہ کہ موت تو صرف ڈنگنے کی چوٹ ہے - اور اُس کی ہولناک آواز اور گونج دنیا کے کناروں تک پہونچ رہی ہے - یہ قادر مطلق کی طرف سے ایک سب سے بڑی آگاہی ہے - یہاں تک کہ موت سے بڑھکر سنجیدہ اور قابل غور معاملہ عاقبت اندیشی کے لئے کوئی اور ہو نہیں سکتا - صرف تھوڑے عرصہ یا لمحہ کے لئے جیسے کہ بیان ہوچکا ہے کہ کسی کی موت کا حادثہ دیکھکر یا جنازہ پاس سے گزرتے ہوئے یا کوئی حادثہ سنکر اپنے مرنے کو حق اور سچ کہہ دینا یا دھرم اور دھرم مذہبی رسوم میں ہاتھ پیر مارنا کافی نہیں ہے - جب تک کہ انسان اسباب کا کھوج نہ لگاوے کہ قادر مطلق ورحمان کمال رحیم خدا نے کیوں اس دشمن موت کو ہم پر مسلط کیا ہے - کہ ہم جیتے جی سب اُس کے پنجے میں گرفتار ہیں - اور موت کے ڈر سے غلامی کی حالت میں ہو رہے ہیں - اس سے اُس کی مشیت ایزدی کیا تھی ؟ آیا اُس کا بھید کہیں سے ظاہر ہوسکتا ہے یا نہ ؟ کیا میں خود اس غلامی کی حالت سے چھوٹ سکتا ہوں کہ موت سے نہ ڈروں ؟ ان سوالوں کو غور سے سوچو اور قادر مطلق رحیم خدا سے جو سب کا خالق اور مالک ہے جس کے ہاتھ میں سب کی موت اور زندگی ہے - عاجزی سے گھٹنے ٹیک کر دعا میں پوچھو اور مدد مانگو اور اپنی کوتاہی اور نادانی اور گنہگاری کا اقرار کرو - پھر دیکھو کہ تم کو ان سوالوں کے جواب میں کیا تسلی اور اطمینان مل سکتی ہے - تاکہ یہ آخری دشمن بھی مغلوب نظر آوے اور کچھ تمہیں دھندلا سا دکھائی دیوے اور روشنی چمکنے لگے کہ جب تم موت کے سایہ کی وادی سے گزرو تو

تمہیں کچھ خوف و خطرہ نہ ہو۔ میں نے تین برس تک مسیحی ہونیکے بعد ان سوالوں پر غور کی اور اپنے باپ آسمانی سے پوچھتا رہا۔ اس عرصہ میں جب کوئی گیت اور غزل اور مرثیہ موت کی بابت لوگوں کو گاتے سنتا اور اسباب پر وجد کرتے دیکھا کہ موت برحق اور سچ ہے تو تعجب کیا کرتا کیا عجب اثر تھا مسئلہ تھا ہم انہوں نے اس کو حق اور سچ بتایا۔ کون نہیں جانتا؟ حالانکہ میں ان بھی موت سے ڈرتے اور دور بھاگتے ہیں جب میں دیکھتا کہ لوگ کسی خاص موقعہ اور حادثہ کے وقت حیرت میں آکر سنجیدہ مزاج بنجاتے اور اُن کو اپنے دین و دہرم کی سوجھتی تو دل میں ہنسی آتی تھی کہ مقدم بات دین حق کو پانا ہے۔ نہ کہ موت کو حق کہہ کر بے تحقیق کردہ دین کو سچا جاننا اور اُس کی رسوم کا پابند ہو جانا۔ اور جب میں دیکھتا تھا کہ لوگ اپنے عزیزوں کی موت پر ماتم کرتے اور بڑا شور کرتے۔ درحقیقت یہ کیفیت بڑی دردناک ہے۔ کیونکہ مجھ پر عزیزوں کی موت کا صدمہ گزر چکا ہے۔ لیکن حق سے جو موت اور زندگی کا مالک ہے ناواقف رہتے ہیں۔ غرض میں نے یہ جواب پایا ہے کہ میں نے موت کو نہ پایا؟ تاکہ انسان کو زندگی بخشوں۔ میں نے تو تمہارا باپ کا ہزارہا شکر کیا کہ یہ بھید اس کی پاک روح کی ہدایت سے مجھ پر کھلگیا۔ کیونکہ میں نے اُسکو جو راہ اور حق اور زندگی ہے پالیا ہے۔ یہ اُس کے عین فضل و کرم سے ہوا ہے۔ نہ کہ میری کسی خوبی یا اعمال سے بلکہ اُس نے مجھ گنہگار کو یسوع مسیح میں راستباز ٹھہرایا اور میرے سب گناہ دھو ڈالے۔ اُسی فضل نے مجھے اُبھارا ہے کہ بنی نوع انسان کو حتی الامکان اس نہایت بھاری سوال کے جواب سے اطلاع دوں لیکن افسوس ہے کہ بہتیرے لوگ اس بات کو نہ سمجھ سکینگے۔ کہ موت کو خدا نے دنیا میں آنے دیا تاکہ انسان زندگی پاوے۔ کیا تم لوگ سمجھ سکتے ہو کہ تم موت کے سایہ کی وادی اور ملک میں بیٹھے ہوئے ہو۔ وہ لوگ جو موت کے سایہ کی وادی اور ملک میں بیٹھے تھے۔ اُن پر بڑا نور چمکا۔ لیکن اے عزیزو تم اسباب کو دریافت اور تحقیقات کے بعد اور کوشش سے دعا مانگنے کے وسیلہ اُس کے ذریعہ پا سکتے ہو جس نے زندگی اور بقا کو انجیل سے روشن کر دیا ہو نہ مردوں سے اور نہ موت کی تاریکی میں بیٹھے ہوئے آدمیوں سے اب وقت ہے ورنہ موقعہ ہاتھ سے جاتا رہیگا۔ کیونکہ گرجا جو نقارہ موت کی چوٹ کے جو تمام جہاں کے سب آدمیوں کے اوپر بلند ہو رہا ہے اور اس میں خداوند کی بڑی مہربانی مجھے نظر آرہی ہے کہ اس نے موت کو جو انسانوں کی توجہ کو عاقبت اندیشی کیطرف رجوع کرنے کا بڑا اجباری ذریعہ ہے مقرر اور مسلط کیا ہے تاکہ جو کوئی اس امر کی تحقیقات اور ڈھونڈھ کرے وہ زندگی پاوے ورنہ ہلاکت ابدی کا وارث ہوگا۔ کیونکہ اُس نے قادر مطلق کی اس بڑی آگاہی پر کان نہ دھرا اور یہ دوسری موت ہوگی جو سب حادثوں سے بڑا حادثہ ہے۔ فقط

کمترین میر عالم از پاکپٹن۔

الہ آباد میں روحانی بیداری کے اجلاس

گزشتہ سے پیوستہ۔

میرا مطلب نام کے مسیحیوں سے نہیں وہ تو بعض غیر قوم کے افراد سے بھی بدتر ہیں۔ ایک چینی مشنری کسی جگہ منادی کر رہا تھا۔ کہ خداوند تم کو سب گناہ سے بچا سکتا ہے۔ اس کلام کو ایک بیس سالہ افیونی سنکر یوں بولا کہ کیا وہ مجھ جیسے بچے افیونی کو بھی بچا سکتا ہے؟ پادری صاحب نے جواب دیا ہاں بے شک اس میں تجھ سے زیادہ گنہگار کو بھی بچانے کی طاقت ہے۔ یہ شخص دیر تک بحث کرتا رہا آخر گھر چلا گیا۔ مگر اُس نے متواتر پادری صاحب کے گھر جانا اور بحث مباحثہ کرنا جاری رکھا۔ ایک دن یہ شخص بڑا ہشاش بشاش پادری صاحب کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ میں بچگیا ہوں۔ اور پھر یہ شخص خود منادہ بنا اور بہتوں کو گناہ سے بچانے کا ذریعہ بنا۔ اس کو ایک دفعہ اپنے وطن کو جانے کی سوجھی۔ مگر لوگوں نے روکا۔ مگر پھر بھی یہ چلا گیا اور منادی کرنے لگا۔ لوگ اُسکی وعظ سنکر غصے میں آگئے اُس کو پکڑ کر اپنے حاکم کے پاس لیگئے۔ حاکم نے بید مارنے کا حکم دیا جب بیچارہ سخت زخمی ہوگیا تو اُسے پادریوں کے ہسپتال میں لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے ہر طرح سے کوشش کی کہ وہ جلد تندرست ہو جاوے۔ ابھی وہ بیچارہ تندرست بھی نہ ہوا تھا کہ وہ منادی کرنے کے شوق میں وہاں سے بھاگا۔ تاکہ لوگوں کو اپنے بچ جانے کا حال بتادے۔

ہماری خلاصی یا مخلصی۔ یہ وہ کس طرح سے ہمیں دیگا کون ہے جو اپنے بدن سے دشمنی رکھتا ہے۔ جب ہم مرجاتے ہیں تو ہمارا بدن مرتا ہے۔ نہ کہ روح۔ قیامت کے دن خدا ہمارے بدنوں کو اکٹھا کریگا۔ یہ بدن میرا اپنا دوست ہے۔ بہت سی لاشیں کیڑے کھاتے ہیں۔ اور بہت سی لاشیں تختے پر جلائی جاتی ہیں۔ ہم دونوں بدن اور روح کے بچنے کے ذکر رہے ہیں کسی آدمی نے یہ سوچکر کہ اندھا دیکھ نہیں سکتا اور لنگڑا چل پھر نہیں سکتا دو مالی ایک اندھا اور ایک لنگڑا باغ کی رکھوالی کے لئے ملازم رکھے۔ مگر ایک چھوڑ دونوں ہی چور نکلے۔ اندھا اس لنگڑے کو اپنے کندھوں پر سوار کر لیا کرتا تھا اور جو پھل وہ اس طرح سے توڑا کرتا دونوں حصہ برابر بانٹ لیا کرتے۔

جب مالک اس طرح سے اندھے کو نیچے اور لنگڑے کو اوپر بٹھلا کر خوب پٹوایا۔ اسی طرح سے روح کہتی ہے کہ میں لنگڑی ہوں۔ چوری کیسے کروں۔ اور جسم کہتا ہے میں اندھا ہوں چوری کیسے کرسکتا ہوں۔ میرے عزیزو دونوں کی مخلصی کی ضرورت ہے خداوند یسوع مسیح دونوں بدن اور روح کو مخلصی دینا چاہتا ہے۔ اگر ہم ایسی بڑی بھاری نجات سے غافل ہیں تو ہم کیسے بچینگے۔ نجات دنیا اور عاقبت دونوں کے لئے ہے۔ آپ اسے مفت حاصل کرسکتے ہیں۔ اور وہ مفت میں گنہگاروں کو دیتا ہے۔ آپ میں سے بہت سے ہندؤں اور مسلمانوں نے اس مکتی یا بیش بہا نجات کی پونجی کو حاصل کر لیا ہے۔ آپ ان سے دریافت کریں۔ انہیں پرکھیں کہ ان میں کیا تبدیلی ظہور پذیر ہوئی ہے۔ پاکیزگی۔ حلیمی۔ بردباری۔ حکمت۔ دانائی۔

سے ملبس ہوکر آپ بدن اور روح دونوں کی نجات اس خداوند یسوع مسیح نجات دہندے سے حاصل کرسکتے ہیں۔ اب وقت ہے قبولیت کا۔ اب گھڑی ہے نجات پانے کی۔ آپ خود ایمان لائیں اور اپنے گھروں کو نجات دلاکر اس ابدی آرام کو حاصل کریں۔ جہاں نہ رونا اور نہ دانتوں کا پیسنا ہوگا۔ آخر میں طلب دعا اور گیت کے ساتھ ختم کیا گیا

پادری جان فورمن صاحب کا

چوتھا لکچر

دربارہ

فیصلہ کرنیکی ضرورت

لفظ کرسٹان مسیحی بائبل میں تین دفعہ آتا ہے۔ کرسٹان ایک ہندی لفظ ہے۔ لفظ مسیحی عربی سے نکلا ہے یہودی ([illegible]) مسایا کہتے تھے۔ ہمارا اصلی نام کرسٹان یا مسیحی ہے۔

(۱) اول اول یہ کرسٹان نام شاگردوں کو انطاکیہ میں دیا گیا اور ٹھٹھے سے یہ نام پکارا جاتا ہے۔ اور اس میں کچھ کچھ حقارت بھی پائی جاتی تھی۔

دوم۔ جب پولوس کا مقدمہ حاکم کے سامنے ہو رہا تھا تو اُس نے کہا کہ کیا تو تھوڑی سی دلائل سے مجھے کرسٹان کرنا چاہتا ہے۔ پس ہماری خواہش ہے کہ آپ سب ہی کرسٹان ہوجاویں۔

سوم۔ پطرس کہتا ہے کہ اگر کوئی کرسٹان ہوکر دکھ اُٹھائے تو بہت خوش ہو۔ مسیحی لوگوں کو اس کی بدولت دکھ اُٹھانا ہے۔

باقی آئندہ

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گذشتہ سے پیوستہ

مسٹر وائینڈ ہیڈ۔ برادر نوول آپ میری بیوی کو نہیں جانتے۔ جب اُسے یقین ہوجائے کہ خدا اُس سے کچھ طلب کرتا ہے۔ یا کوئی کام کرانا چاہتا ہے تو تمام شہر کے آدمی بھی اُس کو اُس کام کے کرنے سے روکنے کیلئے کافی نہ ہوں گے۔

مسٹر نوول:۔ میں جانتا ہوں وہ نہایت ضدی عورت ہے۔

مسٹر وائینڈ ہیڈ:۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ وہ مجھ پر مہربان ہے اور ہر بات میں میری بہت فرمانبردار ہے۔ وہ ایسی نیک اور پارسا ہے۔ اور ایسی پاک زندگی گذارتی ہے کہ میں اس میں کوئی قصور پانے کا موقع نہیں پاتا اور یہی بات مجھے بہت ستاتی ہے۔ اگر وہ کچھ غلطی کرے تو میں اُسکو ملزم ٹھہرا سکتا ہوں اور پھر تو میں اسے کھنے نہ دوں۔ لیکن وہ اپنی تمام راہوں میں راست ہے۔ سوائے اپنے مذہب کے اور تمام باتوں میں وہ میری فرمانبردار ہے۔ اور جب اُسے یقین ہوجاتا ہے کہ خدا اُسے فلاں راہ پر لے جانا چاہتا ہے تو وہ ضرور جائے گی۔

مسٹر نوول:۔ لیکن کیا تم اُسے بائبل سے یقین نہیں دلا سکتے کہ خدا انہیں چاہتا کہ وہ بپتسمہ لے۔

مسٹر وائینڈ ہیڈ:۔ میں بہت خوش ہونگا اگر یہ کام آپ اپنے ذمہ لیں۔ میں یہ کرتا رہا ہوں لیکن ہر دفعہ مجھے شکست ہی ہوتی رہی۔ سنیئے جن شخصوں سے مجھے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اُن تمام سے یہ مقدس زیادہ بائبل جانتے ہیں۔ اُن کی کتابیں تمام بائبل سے بھری ہیں اور مجھے بتایا گیا ہے کہ ہمارے واعظوں کی طرح یہ نہیں کہ ایک آیت لے لی اور اُسے پڑھتے رہے۔ بلکہ ہر بات کے ثبوت میں بائبل سے حوالجات پیش کرتے ہیں۔ اور ثابت کرتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں سچ ہے۔

مسٹر نوول:۔ کیا آپ بھی کمزور ہوتے جاتے ہیں؟ کیا آپ بھی اُس طریق کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔

مسٹر وائینڈ ہیڈ:۔ نہیں جناب نہیں اور نہیں جھکونگا لیکن میں کچھ گھبرا گیا ہوں میں نہیں جانتا کہ اپنی بیوی کی تمام دلیلوں کو کیسے کاٹوں۔ اور اُس کی طرز اوقات سے میں حیران ہوں۔ بعض وقت مجھے خیال آتا ہے کہ میں عیسائی ہی نہیں ہوں۔ اگر مسیحی کو ایسی زندگی بسر کرنی چاہئے۔ جیسے میری بیوی گذارتی ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ میں مسیحی نہیں ہوں۔

مسٹر نوول:۔ آپ بہت تیلے چمڑے کے ہیں اور بالکل بچوں کے سے خیالات رکھتے ہیں۔ میں ہرگز پسند نہ کرونگا۔ کہ ایک عورت مجھے مسیح سے جدا کرے۔ اگر میں اس معاملہ میں ہوں تو خوب مردانگی دکھاؤں۔ صرف سوچیں کہ کتنی مدت سے آپ ہمارے چرچ کے ممبر ہیں۔ اور کتنے اچھے اچھے کام آپ نے کئے ہیں۔ اب باوجود ان تمام باتوں کے کہتے ہیں کہ آپ مسیحی نہیں ہیں؟

مسٹر وائینڈ ہیڈ:۔ نہیں جناب میں یہ نہیں کہونگا لیکن میں بہت ہی تذبذب میں ہوں۔ اس کتاب میں بھی۔ جو گاسپل ٹرمپٹ نے چھاپی ہے۔ بہت سی بائبل بھری ہے۔ اور نہایت ہی سادہ و سلیس عبارت میں ہے۔ کیا تم نے کبھی گاسپل ٹرمپٹ کو پڑھا؟ (باقی دارد)

ضرورت

ایک جے۔ اے۔ وی اسسٹنٹ ماسٹر اینگلو ورنیکولر مشن مڈل سکول نارووال ضلع سیالکوٹ کیلئے ضرورت تنخواہ ماہوار للعہ روپیہ۔ درخواستیں مینیجر سکول مذکور کے نام آنی چاہئیں۔

شعر و سخن

غزل

مصنفہ شاعر نکتہ سنج جناب منشی الیاس داس صاحب رسا دام اقبالہٗ

نکلے بدن سے جان مری اس دعا کیساتھ
رہنے کو گھر ملے مجھے ابن خدا کے ساتھ

آئے مسیح حشر خموشاں میں جس گھڑی
مردے تمام ہی اُٹھے آواز پا کے ساتھ۔

ذکر مسیح میں جو ملاتے ہو نام غیر
دیتے ہو زہر کیوں مجھے آب بقا کیساتھ

تسکین بخش غیب سے آئی ندا وہیں۔
مانگی دعا جو میں نے کبھی التجا کے ساتھ۔

مطلوب ہے رضائے مسیحی جو بجا ئیو۔
اُلفت سے پیش آؤ ہر اک بے نوا کیساتھ

تسکین دل کے واسطے ایام ہجر میں
جز بیکسی نہیں ہے کوئی بے نوا کے ساتھ

دنیا میں ہم کسیکو پہچانتے نہیں۔
رکھتے ہیں ہم تو عشق بس ابن خدا کیساتھ

خواہش بہشت کی ہے اگر اے رسا تجھے
نام مسیح ہند میں پھیلا وفا کے ساتھ

راقم
رسا۔ بریلوی۔

انتخاب الاخبار

شرافت

تھوڑے روز ہوئے کہ ایک ہندو ڈیرہ سے دریا خاں آتا تھا جب شتری کنارے پر کشتی سے اُتر کر ٹمٹم پر سوار ہوا۔ راستہ میں سڑک پر ایک ہزار روپیہ جو کسی کپڑا میں بندھا ہوا تھا ٹمٹم سے گر گیا پیچھے ایک گھاس بیچنے والا آتا تھا۔ اُس نے اُٹھا لیا تھوڑی دور وہ گھسیارہ چلا ہوگا۔ کہ راستہ میں ہندو جسکا روپیہ گر اتھا بدحواس دوڑا جاتا تھا۔ اس گھسیارہ نے آواز دی کہ کیوں گھبرا ہوا ہے بولا کہ میرا مال گم گیا ہے۔ گھسیارہ بولا وہ مال مجھ کو ملا ہے۔ چلو کسی آدمی کے روبرو تم کو سنبھال دوں۔ اس نے بہت لوگوں کے سامنے سنبھالدیا روپیہ والے نے اس کو ایک روپیہ انعام ۲ روٹی کے واسطے دیئے شاباش تمہاری دیانتداری پر (عام)

اندہو کی دماغی طاقت

شہر گجرات کے متصل ایک گاؤں میں ایک اندہا ایک ساہوکار کی دوکان پر ملازم ہے۔ اندہا سونے اور چاندی کے زیورات کو نہایت ٹھیک طریقہ میں وزن کرتا ہے۔ اور پرکھتا ہے۔ وہ چیزوں کو کانٹے کے ایک پلڑے میں رکھتا ہے اور دوسرے میں باٹ رکھکر کانٹے کو اٹھاتا ہے دوسرا ہاتھ کانٹے پر پھیرتا ہے۔ اس طریقہ میں وہ وزن کو ٹھیک کرتا ہے۔ وہ کھرے کھوٹے زیور کی پرکھ اس طور سے کرتا ہے کہ ایک تیزاب کے پیالہ میں اُن کو ڈالدیتا ہے جو چیز پیالہ میں تہ نشین ہوجاتی ہے وہ کھری ہوتی ہے۔ اور جو چیز تیرتی رہتی ہے۔ وہ کھوٹی ہوتی ہے۔ اس کی پرکھی اور وزن کی ہوئی چیز پر کبھی کوئی نقص یا کمی بیشی نہیں پائی جاتی۔ یہ اندہا نہایت ہی ذہین ہے۔ (ا ا)

پنجاب کے شفاخانے

پنجاب میں کل شفاخانے چھوٹے بڑے ۴۶۴ ہیں ان میں پچھلے سال سات بڑہائے گئے اور چھ موقوف کئے گئے۔ لیکن اگر بمقابلہ صوبجات متحدہ کے شفاخانوں کو دیکھا جائے تو پنجاب کا کام سست نظر آئیگا۔ وہاں ۴۲۳ سفری شفاخانے ہیں جنہوں نے گذشتہ چھ ماہ میں ۲ لاکھ ۱۰ ہزار ۵۳۰ مریضوں کا علاج کیا ان میں ۳۳۳۸۴ ملیریا کے مریض تھے۔ ۳۰۹۴۲ آنکھوں کے ۱۲۴۸۱ مریض مرض کان میں مبتلا تھے۔ علاوہ ازیں ۳ ہزار اپریشن بھی عمل میں آئے لطف یہ کہ خرچ پنجاب سے بہت کم اُٹھا۔ (ر)

کراچی سے دہلی کا راستہ

ایک سیدہی براہ راست ریلوے لائن نکالکر دہلی بیجا ئینگے۔ اس سے ولایتی ڈاک بہ نسبت بمبئی دہلی میں جلد پہونچیگی۔ اسی طرح اگر روسی ایرانی ریلوے کو سیستان کے راستہ ہندوستان کے ساتھ پیوست کرینگے تو یہی لائن اس سڑک سے ملائی جائے گی۔ آخری مقام ایسے موقعہ پر چناگیا ہے۔ جہاں پر روسی ایرانی ریلوے سیدہی آجائیگی اور یہاں سے ٹرین کی ٹرین سیدہی دہلی میں پہونچ جائے گی۔ فی الحال دہلی میں چھ مختلف ریلوے لائن جاری ہیں۔ اور اس نئی لائن کے اضافہ سے، لائنوں کا جنکشن ہوکر دہلی سٹیشن کی رونق اور بھی بڑھ جائے گی۔ لیکن فی الحال روسی ریلوے کی بابت کوئی رائے نہیں دیجا سکتی۔ (ا ا)

اڑنے والا سانپ

جہلم کے ڈپٹی کمشنر صاحب کو یکم اگست کی شب کو ایک بالشت بھر لمبے سانپ نے اچھل کر پیشانی پر کاٹا مریض کو اسی وقت ہسپتال میں داخل کیا گیا مگر کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ یہ سانپ اُڑنے والا بتایا جاتا ہے۔ سانپ بھی ہاتھ نہ لگا۔ (ر)

مقدمۂ قتل

عدالت سشن الہ آباد نے مسیان بدیو سہر جو اور رام دین کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی ۔ الزام یہ تھا کہ اکبر حسین و عنایت حسین کو قتل کیا ۔ اس کا جھگڑا ایک نیم کے پیڑ کی ملکیت پر تھا ۔ وہ پیڑ موضع کادیشہ میں تھا ۔ بدیو کہتا تھا کہ وہ اس کے آقا ستیا رام پرگوال کا ہے جو کہ موضع مذکور کا ٹھیکیدار ہے ۔ اس کی اپیل ہائی کورٹ میں کی گئی ۔ مسٹر ولچ نے ملزموں کی طرف سے زور دیا اور کہا کہ ہلاکت بالارادہ نہیں تھی ۔ بجائے قتل کے ضرب شدید کی دفعہ لگائی جاوے ۔ لیکن مسٹر جسٹس ٹمیال اور مسٹر جسٹس رفیق نے مسٹر محمد شفیع کا حکم سزا بحال رکھا اور اپیل خارج کی ۔　(ر)

ایک مشہور ڈاکو کی گرفتاری

پنجاب پولیس نے ایک ڈاکو ٹاٹا نام کو گرفتار کیا ہے ۔ جو کہ ایک بڑے بھاری گروہ سے تعلق رکھتا تھا ۔ مسٹر ٹیٹ کچھ عرصہ سے ان ڈاکوؤں کے گرفتار کرنے کے لئے خاص طور پر مامور تھے ۔ اب جبکہ لیڈر گرفتار ہوگیا ہے ۔ اُمید ہے کہ باقی بھی پکڑے جاوینگے ۔　(ر)

جرمنی کے گانیوالے

جرمنی کے گانیوالے کی ایک لیگ بنائی گئی ہے اس کا جلسہ نیورمبرگ میں پچھلے ہفتہ کیا گیا ۔ اس وقت ممبران کی تعداد ، لاکھ بیس ہزار پائی جاتی ہے ۔ پانچ لاکھ ستر ہزار سوسائیٹیاں لیگ میں شامل ہیں ۔ چار ہزار گانیوالوں نے اس میں حصہ لیا ۔　(ر)

لارڈ کچنر کا بُت

لارڈ کچنر کے میموریل فنڈ کا لندنی ایجنٹ کلکتہ کمیٹی کو اطلاع دیتا ہے ۔ کہ لارڈ صاحب بہادر کا بت نہایت عمدگی سے تیار ہورہا ہے ۔ وہ لکھتا ہے کہ لارڈ کچنر خود بھی بت کو دیکھکر

بہت خوش ہوئے ۔ یہ بت ورزنی ہے ۔ اور اُمید ہے کہ کرسمس کے ایام تک کلکتہ بھیجا جاویگا ۔

لاٹری کی قسمت

ڈاک ولایت کی خبر ہے کہ نوبلز بینک کی لاٹری کے انعام تین لاکھ روپیہ کا ایک ٹکٹ سینٹ پیٹرز برگ کے سٹیٹ بینک میں پیش کیا تھا ۔ اس ٹکٹ کے پانے والی ایک آٹھ سالہ یتیم لڑکی ہے ۔ وہ پسکاف کے یتیم خانہ میں پرورش پاتی ہے ۔ یہی ایک ٹکٹ اُس کی تمام جائیداد تھا ۔ تین لاکھ کی رقم نے اس لڑکی کا بیڑا پار کردیا ہے ۔　(ر)

چوکی پولیس میں تین خون

موضع عمر خیل تحصیل بنوں کے ایک مسلمان شخص نے موقعہ پاکر سرکاری کرپچ و بندوق اور کافی تعداد میں کارتوس نکال لئے اور ایک دشمن پر تین فائر کرکے وہیں سرد کردیا اور ہر دو ڈرتے ہوئے ایک پولیس سوار اور سپاہی ملے تین فائر سوار پر کئے اور تین سپاہی پر دونوں کو اگلے جہان بھیجدیا گھوڑے کو بھی گولی سے مار ڈالا ۔ اب شہر کا رُخ کیا جو چوکی پولیس سے دو میل کے فاصلہ پر ہے ۔ وہاں جاکر ایک عورت کو گولی سے مارا ۔ دوسرا وار کرنے لگا کہ کارتوس مس ہوگیا ۔ سمجھا کہ بندوق ٹوٹ گئی ہے ۔ فوراً کرپچ نکال لی اور ایک وار زمیندار پر کیا ۔ لوگوں نے پیچھے سے آکر پکڑ لیا ۔ عورت اور زمیندار زیر علاج ہسپتال کئی ہیں ۔ اور قاتل کو پکڑ کر حوالہ پولیس کیا گیا ۔　(ر)

رسید زر

۱۹۱۲ء

مسٹر اے سٹیفنس		عہ
" الیگزنڈر واس		۵/ ۸
پادری ڈبلیو بیتھیم	دو کاپی معہ بقایا	ے
کوٹری خانہ ۸/	مجبوبہ مسیح	۵/ ۸

بچّوں کی پوشاک کا نیا اور نہایت سستا طریقہ

ناظرین اخبار ! ایسا کون شخص ہے جو ہر ماہ بہت روپیہ خرچ کرتا اور اپنے بچوں و مستورات کو ہر وقت نئے نئے اور زرق برق لباس میں دیکھنا نہیں چاہتا مگر بوجہ کم آمدنی و لاگت گراں ان کا دل چاہی نہیں ہوجاتا ہے مگر اب آپ خوش ہوجئیے ۔ کیا یہ بھی بالکل دور ہوگئی فوراً ایک کارڈ لکھکر اس کارخانہ سے فوری لیجئیے ۔ نئے نئے قسم کے عمدہ اعلیٰ قسم کے ریشمی و سوتی کپڑے منگا لیجئیے جس میں چھوٹے چھوٹے بچوں کے سب طرح کے کپڑے اور مستورات و مردوں کی واسکٹیں نیز مستورات کی بہت طرح کے خرچ کی کام کے لایق کپڑے برآمد نکل آتے ہیں ۔ یہ ایک نیا اور نہایت سستا طریقہ زرق برق لباس تیار کرنیکا ہے کہ قیمت سے ایک روپیہ قیمت غرض ہر روپیہ کا کپڑا اس میں نکلتا ہے جناب ایک دفعہ کم از کم ضرور آزمائش کیجئیے اخبار میں چھپوانے سے ہرگز اشتہاری چیز خیال نہ کیجئیے ۔

کپڑوں کے ٹکڑے صدہا قسم کے

قیمت مال نمبر ۱ ۔ جس میں پون پون گز ۔ سوا گز ۔ اس سے بھی شاید زیادہ لمبا ٹکڑہ نکلیگا ۔ فی پونڈ ایک روپیہ ایک آنہ (عہ)

قیمت مال نمبر ۲ ۔ جس میں گز دو گز ۔ ۳ گز ۴ گز اور شاید اس سے بھی زیادہ لمبا ٹکڑہ ایک یا دو ٹکڑے دو گنی شکل میں نکلیگا فی پونڈ ایک روپیہ چودہ آنہ (عہ)

ضروری اطلاع ۔ ہر قسم کے مال کا ہر تھان ۵ پونڈ سے ۲۰ پونڈ تک ہوتا ہے لہذا ایک تھان سے کم ہرگز نہ منگاویں ۔ البتہ غریب و کم استطاعت اصحاب کو مجبوری کی صورت میں ۲ پونڈ بھی اگر بھیجا جاویگا ۔ مگر اس سے کم ہرگز نہیں ۔ اس اشتہار کے ملاحظہ فرماتے ہی فوراً سے پیشتر کارڈ روانہ فرمائیے دیر ہرگز نہ کیجئیے اور صرف دو روپیہ کے ٹکٹ واسطے اطمینان قبولیت وی پی پارسل کے ہمراہ فرمائش روانہ فرمانا ضروری ہے جو بل میں مجرا دیا جائیگا قریبی ریلوے سٹیشن کا نام بھی ضرور تحریر کیجئیے تاکہ محصول کم لگے ۔ فہرست کارخانہ دو پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر ضرور ملاحظہ فرمائیے ۔

اخبارات کے مطلب کی بات ہر زبان کے اخبارات ہمارے فرمائش بنے کیلئے اپنی کاپی بھیجکر خط و کتابت کر سکتے ہیں ۔

خوشبودار چھالیہ

اس کے استعمال پر ہر وقت خوشبو دار رہتا ہے ۔ دانتوں کو سخت اور نہایت مضبوط کرتی ہے تندرستی کے لئے از حد مفید نہایت با تجربہ تحفہ قیمت ڈیڑھ روپیہ ۶/

ملنے کا پتہ ۱۰ ایم ایل ولیم ڈسٹر انیڈ کو ہول سیل مرچنٹ اینڈ جنرل ڈیلرز دہلی

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جمیس آر صاحب حصہ اول ۶ر+
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب-۴۰ر+
طالبان حق	کینن فیر صاحب ڈی-ڈی-۹ر+

سوال و جواب

فارسی اردو	قیمت	۲پائی
رومن اردو	″	۲پائی
گورمکھی	″	۲پائی
بچوں کی پرورش	″	ار
تواریخ بائبل	″	عہ
حیات مسیح	″	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	″	۸ر
سبد غزلیں اردو	″	ار
گورمکھی	″	ار

۱-اسلام میں مسیح	ار	۴-وشنو کے دس اوتار	۲ر
۲-ینابیع القرآن	۳ر	۵-آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
۳-بائبل یا قرآن	۱۰ر	۶-تناسخ کا کھنڈن	۲ر

۷-سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ

کوئی گھران سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱-راماپال سنگھ رومن اردو ۸ر

۲-تلاش حق اردو و رومن اردو ۳ر ۶ر+

۳-دولت لازوال اردو ۳ر-۵ر-۸ر+

رومن اردو ۸ر+

۴-عزت بے مثال اردو ۳ر-۵ر-۸ر+

رومن اردو ۸ر+

۵-اصلاح اخلاق ۴ر+

۶-ہند کی افلاس کا انسداد ار+

۷-شادی کی بابت خیالات ار+

۸-سچی اور جھوٹی خبرات ۳ پائی+

۹-صفائی کی ضرورت ۳ پائی+

۱۰-رہنمائے تعلیم رومن اردو ۴ر+

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کرکے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جوکہ ۱۸۸۵ء میں چھپی تھی-پادری-ای-ایم ویری صاحب ڈی-ڈی نے جسوقت وہ تھیالوجیکل سمیزی سہارنپور میں پروفیسر تھے-تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی-اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں-یہہ نہ صرف تکمیست تک ہو-بلکہ جام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہو-قیمت فی جلد عہ+

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہو-اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے-اگرچہ بازیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں-تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں-اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے-قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی-نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای-ایم ویری ڈی-ڈی-آنریری سکرٹیری سی-ایل-ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واعلی براورز چھپا